REGD-No: L.5254

فون نمبر ۹۴

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۱۰ تبوک ۱۳۴۰ ھش ‖ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۸ ستمبر بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسٹر خروشچیف کی طرف سے صدر کینیڈی کے ساتھ ملاقات کیلئے پیشگی مفاہمت کی شرط

جرمنی کا مسئلہ حل ہونے کے بعد صدر امریکہ کو روس آنے کی دعوت دی جائیگی (خروشچیف)

نیویارک ۹ ستمبر۔ مسٹر خروشچیف نے کہا ہے کہ میں صدر کینیڈی سے ملاقات کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کو حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملاقات سے پہلے کافی مفاہمت ہونی چاہئیے۔ روس کے وزیر اعظم نے امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ خروشچیف نے کہا کہ میرے خیال میں امریکہ کے اتحادی برلن کے سوال پر اس کا ساتھ نہیں دیں گے کیونکہ وہ خوف زدہ ہیں کہ اس طرح وہ خود بھی تباہ ہو جائیں گے۔ آپ سے استفسار کیا گیا کہ کیا آپ صدر کینیڈی کو روس کے دورے پر بلانے کے حامی ہیں۔ مسٹر خروشچیف نے جواب دیا کہ اگر برلن کا مسئلہ روس کی مرضی کے مطابق طے ہو جائے تو میں اس مسئلہ کے تصفیہ کے بعد مسٹر کینیڈی کو روس کے دورہ پر بلانے کی حمایت کروں گا۔

روس کے وزیر اعظم نے جرمنی کا مسئلہ حل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہے کہ جرمنی کے دونوں حصوں کی حکومتوں سے الگ الگ صلح کے معاہدے کر لئے جائیں اور برلن کو آزاد علاقہ قرار دے دیا جائے اور مغربی برلن کو آزاد شہر قرار دیا جائے جس کے فضائی راستوں کا کنٹرول مشرقی جرمنی کے ہاتھ میں ہونا چاہئیے۔ مسٹر خروشچیف نے کہا کہ میرے خیال میں یہ انتہائی اچھی بات ہوگی کہ دونوں جرمن ریاستوں کو اقوام متحدہ کا رکن بنا دیا جائے۔

رشوت خور سرکاری ملازمین کے خلاف تحقیقات کا خاص ادارہ قائم کر دیا گیا

گورنر نے نیا آرڈی ننس نافذ کر دیا۔ ادارے کے افسروں کو پولیس کے اختیارات

لاہور ۹ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان نے ایک آرڈی ننس کے تحت ایک خاص ادارہ قائم کیا ہے۔ جو سرکاری ملازموں کی رشوت ستانی کے متعلق بعض بدعنوانیوں کی تفتیش اور اس قسم کے ملازموں کے خلاف ابتدائی تحقیقات کرے گا۔ یہ آرڈی ننس ویسٹ پاکستان اسٹیبلشمنٹ آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۱ء کہلائے گا اور اس کا اطلاق خاص علاقوں کے سوا سارے مغربی پاکستان میں ہوگا۔

اس ادارے کے ڈائرکٹر افسروں اور ارکان کو تعزیرات پاکستان کے تحت مختلف قانونی خلاف ورزیوں کی تفتیش کرنے کے سلسلہ میں پولیس کے اختیارات اور حقوق حاصل ہوں گے۔ اس آرڈی ننس کے تحت جو کارروائیاں کی جائیں گی یا کئے جانے کا ارادہ ہو ان کے سلسلہ میں حکومت ڈائرکٹر اور ادارے کے افسروں اور دیگر ارکان کے خلاف کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ ستمبر۔ کل یہاں دن کو خاصی تیز بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ بارش ۱۱½ بجے دن کے قریب شروع ہوئی تھی۔ اور تقریباً ایک بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد رات گئے تک مطلع ابر آلود رہا۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

(سول ڈیفنس ٹریننگ کورس مری میں)

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم کی نمایاں کامیابی

یونیورسٹی کی طرف سے شامل ہونیوالے جملہ طلباء میں اول پوزیشن حاصل کی

پچھلے دنوں مری میں سول ڈیفنس ٹریننگ کے ایک خصوصی کورس کا انتظام کیا گیا تھا جس میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے تمام کالجوں کے چیدہ چیدہ طلباء بھجوائے گئے تھے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس کورس کی تکمیل پر منعقدہ امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم عبدالمالک راجہ بی۔ ایس سی نے اول پوزیشن حاصل کی ہے اور انہیں ایک کپ بطور انعام ملا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عبدالمالک راجہ نیز تعلیم الاسلام کالج کیلئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۹ ستمبر ۷½ بجے صبح بذریعہ فون حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت گزشتہ تین روز سے بفضلہ تعالیٰ بہتر ہو رہی ہے۔ کمزوری ہے مگر پہلے کی نسبت کم ہے۔ عام طبیعت بھی بہتر ہے۔

احباب جماعت محترم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم مولوی عبدالخالق صاحب ۱۰ ستمبر کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی عبدالخالق صاحب مورخہ ۱۰ ستمبر بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ممالک بیرون روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب انہیں سٹیشن پر تشریف لا کر دعاؤں سے الوداع کہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۰/۹/۶۱ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام خدام کی شمولیت ضروری ہے۔ (مہتمم مقامی)

مبلغ برٹش گی آنا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی علالت اور درخواست دعا

میرے داماد بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ برٹش گی آنا کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ ان کی گردن پر کاربنکل پھوڑا نکل آیا ہے۔ نیز مجھے بھی پاؤں پر اگزیما ہے جو عرصہ سے تکلیف دے رہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے داماد کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خلیفہ علیم الدین ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

ایک صاحب "امتی نبی" کے متعلق بحث فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمارا اختلاف جماعت ربوہ کے دوستوں سے امتی۔ ظلی۔ بروزی۔ عکسی نبوت کے الفاظ سے نہیں بلکہ اصل اختلاف اس امر میں ہے کہ کہ لفظ "نبی" کے ساتھ جب یہ مندرجہ بالا قیود لگ جاتی ہیں۔ یعنی جب کسی بزرگ کو امتی نبی یا ظلی نبی یا بروزی نبی یا عکسی نبی وغیرہ القاب سے پکارا لے۔ تو کیا وہ بزرگ زمرہ اولیاء کا قرار دیا جاتا ہے یا زمرہ انبیاء کا۔ جماعت لاہور کا یہ دعوےٰ ہے کہ ایسا بزرگ زمرۂ انبیاء میں شمار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کا شمار اولیاء امت میں ہوگا۔ پس اس بناء پر حضرت مسیح موعود اللہ تعالےٰ کے نزدیک اولیاء امت کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں نہ کہ انبیاء کی فہرست میں۔ فرض کیجئے اللہ تعالیٰ ایک میدان کی طرف اشارہ کر کے حکم دیتا ہے کہ تمام انبیاءؑ کرام اس میدان میں جمع ہو جائیں تو ہمارے اعتقاد کی رو سے جس کی بناء خود حضرت مسیح موعود کی تحریروں اور حضور کے بیانات پر ہے۔ حضرت مرزا صاحب وہاں نہیں جا سکیں گے۔ کیونکہ آپ اس ارشاد الہٰی کے مخاطب ہی نہیں اور ربوہ سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کے اعتقاد کی رو سے حضور وہاں جا سکیں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک آپ اس خطاب کے مستحق ہیں۔ پس اصل اختلاف اس بات میں نہیں کہ امتی نبی وغیرہ کے الفاظ کا حضور کی شان میں استعمال جائز ہے یا نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان الفاظ کا استعمال ولی پر ہوتا ہے یا نبی پر۔"

ایسی ہی فرضی باتیں ہیں جن پر اس اختلاف کی بنیاد رکھی گئی۔ جو دراصل موجود تو نہیں مگر اختلاف کرنے کے لئے ایجاد کر لیا گیا ہے۔ زمرہ۔ منصب اور درجہ وغیرہ ایسے من گھڑت الفاظ ہیں جن سے دو سادہ تانا بانا بنا جاتا ہے جس کو اختلاف کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

یعنی اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں رکھتا ہے۔ حیث کا لفظ کافی وسیع المعنی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کو محدود نہیں کیا ہے۔ تو ہم کون ہیں جو اس کے لئے حدود مقرر کریں۔ اور مختلف زمرے اور منصب بنائیں یہ کام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور وہ ان باتوں کو صحیح طور پر جانتا ہے۔ اور جب وہ فرماتا ہے کہ اللہ اعلم یعنی اللہ تعالےٰ ہی بہترین علم رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہماری بحثیں اور ہندی کی چندی نکالنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

سیدھی بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے "نبی" کہا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی یہ تشریح کر دی ہے کہ "میں غیر تشریعی نبی ہوں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اس درجہ کو حاصل کر سکا ہوں۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہیں ایک پہلو سے امتی ہوں۔ اور ایک پہلو سے نبی ہوں میں امتی نبی کہلا سکتا ہوں"۔

آپ نے اس مقام کو واضح کرنے کے لئے مختلف وقتوں میں مختلف الفاظ استعارہ مجازی ظلی۔ بروزی۔ عکسی وغیرہ استعمال کئے ہیں۔ یہ الفاظ "امتی نبی" کا صرف تصور دلانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ حیرت ہے کہ یہ لوگ ان الفاظ پر تو اس لئے زور دیتے ہیں کہ آپ نے یہ الفاظ اپنی نبوت کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ مگر وہ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ آپ نے یہ تمام لفظ بھی استعارۃً ہی استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

جب آپ ظلی یا عکسی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ لوگ بجائے اس کے کہ ان الفاظ کو تشریحی سمجھیں ان کو حقیقت سمجھتے ہیں۔ ان کے ذہن میں ظل یعنی سایہ کے آتے ہیں۔ اور چونکہ وہ دیوار کا یا درخت کا سایہ دیکھتے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں بھی ظل کے معنی ایسا ہی سایہ ہے۔ جیسا کہ دیوار یا درخت کا سایہ جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی چنانچہ ایک بار راقم الحروف کو بھی ایک دوست نے اپنا ہاتھ دھوپ میں لہرا کر کے اور پھر اس کو ہٹا کر یہی مثال دی تھی۔

دوست اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ جب یہ کہا جائے کہ فلاں شخص شیر کی مانند بہادر ہے۔ اور اس طرح اس کو شیر کہا جائے تو اس کی بھی کوئی حیثیت ہوتی ہے۔ اگر اس میں شیر کی طرح بہادری حقیقی طور پر موجود نہ ہو۔ تو اس کو شیر کہنا محض ایک تمسخر ہی ہو سکتا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اسی طرح جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو "نبی" کہا ہے۔ تو ہمیں لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ آپ میں حقیقی طور پر "نبوت" کے وہ اوصاف پائے جاتے ہیں جو کم سے کم ایک "نبی" میں ہونے چاہئیں۔ "حقیقی نبوت" اور کسی میں نبوت کے اوصاف حقیقی طور پر موجود ہونے میں فرق ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور ایسی حقیقی نبوت کی وضاحت بار بار کر دی ہے۔

صاحب موصوف نے "نبی تراش" کی تشریح کی ہے کہ

"اس حقیقت کو سمجھنے اور اس کو ذہن نشین کرنے کے لئے میں اپنے بھائیوں کی توجہ لفظ تراش کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جب کسی بزرگ کی تصویر کسی پتھر یا کسی دھات پر تراشی جاتی ہے۔ تو وہ تصویر اصل بزرگ کی شبیہ یا مثیل کہلاتی ہے۔ حضرت اقدس کی عبارت میں جو لفظ "نبی تراش" وارد ہوا ہے اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ آنحضور صلعم اپنے کامل متبع کے قلب مطہر میں انبیاء سابقین میں سے کسی نہ کسی ایک یا ایک سے زیادہ نبیوں کی روحانی تصویر تراش دیں گے۔ یعنی اسے اس ایک نبی سابق یا زیادہ سابق نبیوں کا شبیہ اور مثیل بنا دیں گے۔ یہ مراد ہرگز نہیں کہ نیا نبی پیدا کر دیں گے"۔

اس تشریح کو اگر لفظاً درست بھی مان لیا جائے۔ تو پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ تراشا گیا ہے وہ محض خیال ہی خیال ہوگا۔ یا اس میں کچھ حقیقت بھی ہوگی۔ الغرض اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں مسیح ابن مریم کی تصویر تراشی گئی ہے تو کیا اس کے صرف یہ معنے ہوں گے کہ اس کی حقیقت تو کوئی نہیں ہوگی۔ بلکہ محض استعارہ ہی استعارہ ہوگا۔ مثلاً اگر معمولی آم کو اچھی نسل کے آم کی قلم لگائی جائے۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ جو آم پیدا ہوں گے وہ نسلی آم کے تو نہ ہوں۔ مگر صرف خیال ہی خیال میں ان کو نسلی سمجھ لیا جائے۔

یہ مثال ہم نے صرف یہ سمجھانے کے لئے دی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "امتی نبوت" کا تصور دلانے کے لئے ظلی بروزی عکسی۔ مجازی وغیرہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی ذات میں سے نبوت کے اوصاف حقیقی طور پر نہیں رکھے گئے۔ بلکہ خالی خولی تشبیہ دے دی گئی ہے۔ حالانکہ ہم نے اوپر یہ بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ استعارہ اور تشبیہ کی بنیاد بھی ایک حقیقت پر ہوتی ہے۔ اگر وہ حقیقت موجود نہ ہو۔ تو استعارہ۔ تشبیہ۔ مجاز بھی محض ایک تمسخر بن جاتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بات اور قابل غور ہے فرض کیجئے کہ ہماری حکومت آموں کا ایک باغ لگاتی ہے۔ جس میں ہر نسل کے آم پرورش کرتی اور حکم دیتی ہے کہ اس باغ کے سوا تمام آموں کے درخت بالکل کاٹ دیئے جائیں۔ کہیں کوئی پودا باقی نہ رہے۔ فرض کیجئے کہ ایسا ہو جاتا ہے۔ اب آم صرف اسی باغ سے مل سکتا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ آم صرف استعارۃً آم ہیں اصلی آم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

یہاں ایک اور پُر لطف سوال پیدا ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو مکالمہ و مخاطبہ اور غیب کی خبر دینے کے انعامات ملے ہیں۔ جو نبوت کا خاصہ ہیں۔ تو کیا یہ انعامات محض خیالی۔ مجازی اور تشبیہی ہیں یا حقیقی انعامات ہیں۔ یہ نشانات۔ پیشگوئیاں۔ معجزات جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھلائے ہیں کوئی حقیقت رکھتے ہیں یا نہیں اور کیا یہ نشانات آپ نے نبوت کی قوت سے دکھلائے یا نہیں اگر آپ کی نبوت محض فرضی چیز ہے تو پھر یہ انعامات بھی فرضی ہیں اگر یہ انعامات فرضی نہیں اور ان کی کوئی حقیقت ہے۔ تو پھر جس قوت سے یہ انعامات تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی محض فرضی۔ مجازی ظلی اور عکسی نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد بھی ایک حقیقت پر ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کمالات نبوت حقیقت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی طور پر آپ میں پائے جاتے ہیں۔ ورنہ یہ محض مداری کا کھیل ٹھہریں گے۔ یہ زمرہ منصب وغیرہ محض لفظی ہیر پھیر ہے۔ ہمیں ان لفظوں کو نہیں دیکھنا بلکہ حقیقت کو دیکھنا ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام نبی رکھا ہے۔ جس کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت اور کثرت سے اپنی تصانیف میں فرما دی ہے۔ اور آپ نے محدثیت اور نبوت

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

غیر معمولی لمبے دن یا رات والے مقامات پر نمازوں اور روزوں کا حکم

(از جناب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رکن مجلس افتاء)

نوٹ :- یہ مسئلہ افتاء میں زیر بحث ہے اسکے متعلق محترم شمس صاحب نے جو نوٹ مرتب فرمایا ہے وہ اراکین مجلس و دیگر احباب کے غور و فکر کے لئے سپرد اشاعت ہے۔ (ناظم مجلس افتاء ربوہ)

اس وقت ہمارے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ مقامات جہاں چوبیس گھنٹے میں رات دن کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ دو دو ماہ یا تین تین ماہ یا کم و بیش وقت کا دن ہوتا ہے اور یہی حالت رات کی ہوتی ہے وہاں نمازوں کے کیا اوقات ہوں گے اور روزوں کا کیا حکم ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں ہمیں دو وجہ سے مشکل پیش آتی ہے۔ ایک اس وجہ سے کہ یہ مسائل عبادات سے تعلق رکھتے ہیں اور عبادات کی فرضیت میں اجتہاد یا قیاس کو دخل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول شارع ؑ نے جو عبادات فرض کیں وہی فرض ہیں اور اسی رنگ میں فرض ہیں جس رنگ میں رسول خدا ؐ نے عملی طور پر کر کے دکھائیں یا قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں بیان ہوئیں اور کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی فرض عبادت کو غیر فرض یا غیر فرض کو فرض قرار دے۔ دوسری مشکل اس وجہ سے پیش آتی ہے کہ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں جس میں بالصراحت سوال زیر بحث کا جواب پایا جاتا ہو۔ دو نو مقالہ جات میں جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں جو آیات اس مسئلہ کے حل میں پیش کی گئی ہیں اور ان سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ وہ میرے نزدیک درست نہیں۔ مثلاً آیت فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔

”کہ تمہاری تسبیح اور آسمان و زمین میں باری تعالیٰ کی حمد۔ یعنی نمازوں کے یہ اوقات ہیں اوّل وہ وقت جسے تم شام قرار دو۔ دوم وہ جس کو تم صبح قرار دو۔ سوم اور چہارم عشیا یعنی سہ پہر اور عشا اور پنجم جسے تم دوپہر قرار دو۔“

اوّل تو اس آیت میں نماز کا کہیں ذکر نہیں۔ دوسری امسیٰ کے معنے شام قرار دینا اور اصبح کے معنے صبح قرار دینا اور عشیا کے معنے جسے تم سہ پہر اور اظہر کے معنے جسے تم دوپہر قرار دو لغت عرب میں نہیں پائے جاتے۔ اور ان اوقات کے یہ نام صرف موسوج کے مختلف تغیرات کے ماتحت رکھے گئے ہیں۔ جب سورج وسط سماء میں چمک رہا ہو۔ عربی زبان کے لحاظ سے اس وقت کو صبح یا مساء یا عشی قرار دینا بالکل غلط ہوگا۔

دوسری آیت واللہ یقدر الیل والنہار علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ماتیسر من القرآن پیش کی گئی ہے اور اس سے استدلال یہ کیا گیا ہے۔

”یعنی رات اور دن کی تعیین اور اندازہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ایسے علاقے یا حالات ہو سکتے ہیں جبکہ تم ان اوقات کو قائم نہیں رکھ سکو گے اس لئے اس نے اوقات کے بارے میں تمہیں رخصت دے دی ہے۔ پس تم نمازیں پڑھو (یعنی اصل حکم خمس صلوات کو قائم رکھو) اور نمازوں میں قرآن کریم جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لو۔“

یہ بھی تکلف سے ایک مطلب نکالا گیا ہے ورنہ یہ آیت بھی اصل میں تہجد کی نماز سے یا مغرب و عشا اور نماز تہجد سے تعلق رکھتی ہے۔ اور پوری آیت یہ ہے۔

ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی الیل ونصفہ وثلثہ وطائفۃ من الذین معک واللہ یقدر الیل والنہار علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ماتیسر من القرآن علم ان سیکون منکم مرضیٰ وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ وآخرون یقاتلون فی سبیل اللہ فاقرؤا ماتیسر منہ واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ“
(المزمل ع۲)

گویا اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ دو تہائی رات یا نصف رات یا رات کے تہائی حصہ تک نماز میں قیام کرنا بعض حالات میں گراں ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے بندوں کی کمزوری کو مدنظر رکھ کر رات کے اتنے حصہ عبادت کو واجب قرار نہیں دیا۔ پس اتنی دیر تک تم قیام لیل کر سکتے ہو جو تم پر گراں اور بوجھل نہ گذرے اور باعث ملول نہ ہو۔ ہاں جو نمازیں باجماعت فرض کی گئی ہیں انہیں باجماعت ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔

پس اس آیت میں بھی مطلوبہ سوال کا کوئی جواب نہیں پایا جاتا۔

نماز کا حکم

قرآن مجید میں نماز کا حکم متعدد مقامات پر آیا ہے اور احادیث میں اسے پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن بلکہ عماد الدین قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نمازیں رات اور دن میں پانچ فرض کی گئی ہیں اور حدیث معراج سے بھی یہی ظاہر ہے اور قرآن مجید کی آیت اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل وقرآن الفجر میں ان پانچ نمازوں کے اوقات اجمالاً بیان کئے گئے ہیں جنکی شارع علیہ السلام نے جیسا کہ حضرت جبرائیل ؑ نے عملی طور پر آپ کو ان کے اوقات بتائے تفصیل بیان فرمائی ہے۔

ان پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریق بعض غیر معمولی حالات میں عام طریق سے مختلف بتایا گیا ہے جیسا کہ صلوٰۃ خوف وغیرہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین فان خفتم فرجالاً او رکباناً فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم مالم تکونوا تعلمون۔
(البقرۃ ع۳۱)

اس آیت میں غیر معمولی حالات خوف میں پیدل اور سوار ہونے کی حالت میں بھی نماز اشاروں سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا کہ جب خوف جاتا رہے اور امن کی حالت ہو تو پھر معمولی حالات میں جیسے نمازیں ادا کی جاتی ہیں ویسے ادا کی جائیں۔

اسی طرح ایک اور آیت میں فرمایا:-

فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم فاذا اطمانتم فاقیموا الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰباً موقوتاً۔ (النساء ع۱۵)

یعنی جب نماز خوف ادا کر چکو تو پھر قیام و قعود اور اپنے پہلوؤں پر جس حال میں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اور جب تم اطمینان کی حالت میں ہو جاؤ تو پھر نمازوں کو معمولی حالات کے مطابق باجماعت ادا کرو کیونکہ نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔

پس دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت ایک واضح حقیقت ہے۔ اس لئے جہاں کہیں چوبیس گھنٹے کے رات دن پائے جائیں گے خواہ وہ کتنے ہی چھوٹے یا لمبے کیوں نہ ہوں۔ ان میں پانچ نمازوں کا اپنے اوقات پر ادا کرنا فرض ہوگا یعنی دن کی نمازیں دن میں اور رات کی نمازیں رات کو۔ اگر دن اتنا چھوٹا ہے کہ اس میں نماز ظہر و عصر اکٹھی کر کے ہی پڑھی جا سکتی ہیں تو دونوں کو جمع کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر رات اتنی چھوٹی ہے کہ اس میں مغرب و عشاء کی نمازوں کا علیحدہ علیحدہ باجماعت پڑھنا تکلیف مالا یطاق ہے تو بموجب آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا دونوں کو جمع کیا جائے گا۔

چنانچہ غیر معمولی حالات میں احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے اور خوف کی حالت میں یا اہم ضروری کام کی خاطر نمازوں کو اپنے اوقات مقررہ سے پیچھے ڈال کر دوسرے وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کر کے ادا کیا۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر آپ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء چاروں نمازیں رات کو ادا کیں اس سے ہمیں اس طرف رہنمائی ملتی ہے کہ اگر رات اور دن میں قدرتی اور طبعی روک کی وجہ سے یا غیر طبعی خوف وغیرہ کی روک کی وجہ سے نمازوں کو غیر اوقات مقررہ میں نمازوں کو ادا کرنیکی ضرورت پیش آئے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ مگر ایسے مقامات پر جہاں چوبیس گھنٹوں میں رات دن نہیں بدلتے بلکہ غیر معمولی دن رات ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو ایسے مقامات کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکم وما اتاکم الرسول فخذوہ اور آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو حکم ثابت ہوگا اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور وہ حکم صحیح مسلم کی حدیث میں ہے جس میں حضور علیہ السلام نے

دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں ایک دن ایک سال کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کا اور ایک دن ایک جمعہ یعنی ہفتہ کا ہوگا۔ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا اس دن جو سال کے برابر ہوگا اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم کیا اس میں ہمیں عام معمولی دن کی پانچ نمازیں کافی ہوں گی۔ فرمایا لا اقدروا لہ قدرہ کہ عام معمولی دن کی نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ چاہیئے کہ عام دن کے وقت کا تم اس لمبے دن میں اندازہ کر لو اور اس میں نمازیں ادا کرو

اس حدیث کی تشریح سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کی اس بحث کا جائزہ لیا جائے جو انہوں نے رات اور دن میں پانچ نمازوں کی فرضیت سے متعلق کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اوامر تو مطلق عن الوقت ہیں اور بعض اوامر ایسے ہیں جو وقت سے مقید ہیں اور ان کی چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ وقت مقررہ ماموربہ کے لئے بطور ظرف اور اس کی ادائیگی کے لئے بطور شرط اور وجوب کے لئے بطور سبب ہوتا ہے اور شرط سے مراد یہ ہے کہ اس وقت کے وجود سے پہلے ماموربہ کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔ اور وقت گزر جانے سے اس کا وقت بھی فوت ہو جاتا ہے۔ چونکہ مقررہ وقت نماز کے لئے شرط ہے اور اس کے وجوب کے لئے سبب ہے۔ اور تقدیم مسبب کی سبب پر جائز نہیں اس لئے بوجہ مقررہ وقت کے شرط اور سبب ہونے کے لازمی طور پر نماز کی ادائیگی وقت مقررہ سے پہلے ناجائز ہوگی پس ظہر کی نماز اس وقت واجب ہوگی جب ظہر کا وقت واجب آ جائیگا اور عصر کی نماز اس وقت جبکہ عصر کا وقت آ جائے اور مغرب کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد واجب ہوگی اور عشاء کی نماز غروب شفق کے بعد اور نماز فجر طلوع فجر کے بعد واجب ہوگی گویا ہر نماز کے وجوب کا سبب اس کا وہ وقت ہے جو اس کی ادائیگی کے لئے مقرر ہے۔ پس جب پانچ نمازوں کی ادائیگی کے لئے وقت بطور شرط اور سبب کے ہوا تو جہاں یہ اوقات نہیں ہوں گے۔ مثلاً دن دو ماہ کا ہے یا رات دو ماہ کی ہے تو وہاں پانچ نمازوں کے اوقات کیا ہوں گے سو جیسا کہ میں نے ابتداء میں ذکر کیا ہے عبادات کی فرضیت اور عدم فرضیت میں اجتہاد اور قیاس کو دخل نہیں بلکہ جو کچھ شارع علیہ السلام سے ثابت ہو اسی پر عمل کیا جائیگا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ اصل کے خلاف بعض مقامات پر شارع نے حکم دیا اور عمل کر کے دکھایا۔ مثلاً حج میں عرفات کے موقع پر عصر کی نماز اس کے وقت سے پہلے ادا کی جاتی ہے یا جمع صلاتین کی صورت میں ایک نماز کو اس کے وقت سے مقدم کر لیا جاتا ہے۔ یا اسی طرح جب کوئی نماز فوت ہو جائے تو اسے دوسرے وقت میں قضا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایسے مقامات کے سلئے جہاں دن رات غیر معمولی ہیں شارع علیہ السلام نے فرما دیا کہ ایسے دن رات میں معمولی دن رات کی نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ اس کے لئے اندازہ کر لیا جایا کرے اور نمازوں کے اوقات مقرر کر کے انہیں ادا کیا جائے۔ چنانچہ پہلے علماء میں سے امام نووی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ:-

اس حدیث کی شرح میں قاضی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ حکم اس دن کے ساتھ مخصوص ہے اور صاحب شرع یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مشروع کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور ہمیں اپنے اجتہاد پر چھوڑا جاتا تو ہم معمولی دنوں کے اوقات معروفہ پر قیاس کر کے اس لمبے دن میں بھی پانچ نمازوں پر ہی اکتفا کرتے اور اقدروا لہ قدرہ کا مطلب یہ ہے کہ جب طلوع فجر کے بعد اتنا وقت گذر جائے جو فجر اور ظہر کے درمیان معمولی دن میں ہوتا ہے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو۔ پھر جب اس کے بعد عام طور پر عصر تک جتنا وقت ہوتا ہے گذر جائے تو عصر کی نماز پڑھو۔ اور جب عصر کے وقت اتنا وقت گذر جائے جو مغرب تک عام طور پر ہوتا ہے تو مغرب کی نماز پڑھو۔ اسی طرح عشاء اور صبح اور پھر ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کرو۔ یہاں تک کہ وہ سال کا دن گذر جائے اور اس میں سال کی فرض نمازیں اپنے وقتوں پر ادا کی گئی ہوں۔ دوسرا دن جو مہینہ کا ہوگا اور تیسرا جو جمعہ یعنی ایک ہفتہ کا دن ہوگا ان کو پہلے دن پر قیاس کر کے ان میں بھی پہلے دن کی طرح نمازوں کے اوقات مقرر کرتے جائیں

(النووی شرح صحیح مسلم جلد ۲ حاشیہ ص ۴۰۱)

یہ حدیث نمازوں کے متعلق شارع علیہ السلام کی واضح ہدایت پر مشتمل ہے کہ غیر معمولی دنوں اور راتوں میں پانچ نمازوں کے اوقات مقرر کر لے جایا کریں چونکہ یہ حدیث امر غیب پر مشتمل ہے جس کا انکشاف اس زمانہ میں ہونا تھا۔ اور اس زمانہ میں اس حدیث کے مضمون کا فی الواقع منکشف ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمرہ پر مشتمل ہے۔ وضعی یا جعلی نہیں ہے۔

اسی طرح امام ملا علی القاری قاضی وغیرہ کا مذکورہ بالا قول نقل کر کے لکھتے ہیں:-

"وحاصلہ ان الاوقات للصلاۃ اسباب ولتقدیم المسببات علی الاسباب غیر جائز الا بشرع مخصوص کما تقدم العصر علی وقتہ بعرفات فمعنی اقدروا لہ ای قدروا او خمنوا لہ ای لاداء الصلوات الخمس قدرہ ای قدر یوم کذا"

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۵ ص ۱۹۵-۱۹۶)

یعنی ان کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ اوقات نمازوں کے لئے اسباب ہیں۔ اور مسببات کا اسباب پر مقدم کرنا جائز نہیں مگر شرح مخصوص کے ساتھ جیسا کہ عرفات میں عصر کی نماز کو اس کے وقت سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ پس اقدروا لہ کا مطلب یہ ہے کہ پانچ نمازوں کی ادائیگی کے لئے اس دن کا اندازہ کرو جس میں وہ ادا کی جاتی ہیں۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اندازہ کیسے مقرر کیا جائے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ معمولی رات دن چوبیس گھنٹوں کے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں دو دو تین تین ماہ کا دن ہوگا یا کم و بیش تو اندازہ کا معیار چوبیس گھنٹے قرار دے کر بارہ گھنٹے دن کی بجائے اور بارہ گھنٹے رات کی بجائے شمار کر کے نمازوں کے اوقات متعین کرنے چاہئیں۔

روزوں کا حکم

روزوں کے متعلق بھی جہاں چوبیس ۲۴ گھنٹوں کا رات دن ہوتا ہے۔ خواہ دن یا رات تین تین یا چار چار گھنٹوں کی ہوں۔ تو روزہ اسی کے مطابق ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جہاں ۲۲ گھنٹے کا دن ہے اور دو گھنٹے کی رات وہاں کیا جائے۔ سو وہاں ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنا چاہیئے۔ یہ آٹھ پہر کا روزہ ہوگا۔ اور یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے۔ ...... ہمارے ملک میں ہزاروں لوگ ایسے روزے رکھتے ہیں۔ پھر فنلینڈ جیسے ملک میں تو یہ سہولت بھی ہے کہ اگر ۱۸ سال تک انہیں ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنا پڑتا ہے تو اس کے بعد متواتر ۱۸ سال غیر معمولی طور پر چھوٹا یعنی صرف چار گھنٹے کا روزہ رکھنا پڑے گا۔ گویا بائیس گھنٹے کے روزے کی کسر دوسری طرف نکل جائے گی۔"

(الفضل ۷ ستمبر ۱۹۴۶ء)

لیکن روزوں کے متعلق بھی مشکل وہاں پیش آئے گی۔ جہاں غیر معمولی دو دو یا تین تین ماہ وغیرہ کے دن یا راتیں ہوں گی۔ وہاں روزے کیسے رکھے جائیں؟ قرآن مجید میں ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا ارشاد ہوا ہے۔ جیسا کہ فرمایا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر ...... فلیصمہ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ نیز فرمایا۔ وان غم علیکم فاقدروا ثلاثین کہ تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کرو اور اگلے ماہ شوال کا چاند دیکھو تو روزے چھوڑ دو۔ اور اگر انتیس ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو پورے تیس روزے رکھو اسی طرح آیت ولتکملوا العدۃ اور روزے کا وقت فجر سے لے کر ثم اتموا الصیام الی اللیل سورج کے غروب تک رکھا اور پانچ ارکان اسلام کا ذکر کرتے ہوئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف روزے رکھنا ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ صیام رمضان یعنی ماہ رمضان کے روزے رکھنا ارشاد فرمایا۔ اور کسی حدیث میں شارع علیہ السلام سے یہ وارد نہیں کہ آپ نے روزوں کے متعلق فرمایا ہو کہ لمبے دن راتوں میں اس کا اندازہ کر لیا کرو۔ اس لئے میرے نزدیک جن مقامات پر ماہ رمضان نہیں ہوگا اور روزہ کی حدود خواہ ناقص صورت میں ہی ہوں ظاہر نہیں ہوں گی۔ وہاں روزے فرض نہیں ہوں گے بلکہ مطابق آیت

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا

اور آیت والذین یطیقونہ فدیہ طعام مسکین وہاں کے باشندوں کو روزوں کی بجائے فدیہ دینا فرض ہوگا۔ جیسے کہ ایسے مقامات ہیں جہاں چوبیس گھنٹے کے دن رات ہوتے ہیں شیخ فانی اور ہمیشہ بیمار رہنے والے کو روزوں کی بجائے فدیہ دینا پڑتا ہے۔ ہاں اگر کوئی مقام ایسا ہو جہاں سال میں ایسا وقت بھی آجاتا ہو۔ جس میں دن رات چوبیس گھنٹے کے ہو جاتے ہوں۔ تو ویسے دن راتوں کی بجائے ان دنوں میں روزے رکھ سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا کہ رمضان میں رات کو کھایا کرو۔ عرب میں تو یہ قانون چل گیا مگر قطب شمالی اور جنوبی میں کیا جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا۔

"قطب شمالی پر وہی کیا جائے گا جو اب تک کیا جاتا ہے اور جو قرآن کریم نے ہم کو بتایا . . . . بات یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقلمند بنایا ہے کیا مناسب نہیں انسان کہیں عقل سے بھی کام لے۔ جہاں ہفتہ نہیں ان کا دھوتا کیا۔ اور جہاں ماہ رمضان نہیں وہاں ماہ رمضان کے روزے کے کیا معنے۔"

(نور الدین صفحہ ۲۰۲)

الغرض قرآن مجید اور احادیث میں ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ پس جہاں ماہ رمضان نہیں ہوگا۔ وہاں اسکے روزے بھی فرض نہیں ہوں گے۔

اور یہ سب مقامات ایسے ہیں کہ جہاں کی آبادی بقیہ معمورہ عالم کی آبادی سے جو دو ارب کے قریب ہے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث میں تفصیلی احکام انہی مقامات سے متعلق دئے گئے ہیں۔ جہاں آبادی کی اکثریت تھی۔ البتہ ایسے مقامات میں جہاں غیر معمولی دن رات ہوتے ہیں نفلی روزے جتنے گھنٹوں کے رکھنے چاہئیں مقرر کر کے رکھ سکتے ہیں۔ شریعت اسلامی میں اس کے لئے کوئی ممانعت نہیں۔

ولادت

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۱ء بروز جمعرات دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں نور محمد صاحب مرحوم امرتسری حال گنج مغلپورہ لاہور کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۲
لیڈر

کا فرق بھی "ایک غلطی کے ازالہ" میں بیان کر دیا ہے کہ تحدیث کے معنی غیب کی خبر دینا نہیں یہ صرف نبوت کا خاصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم بہتر جانتے ہیں۔ کہ ہمیں نبوت کو کہاں رکھنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن معنی میں اپنی نبوت کا ادعا فرمایا ہے وہ بھی واضح کر دئے ہیں اور جن معنی میں آپ نے نبوت کا انکار فرمایا ہے وہ بھی کھول کر بیان کر دئے ہیں۔ اب کسی قسم کے خلط ملط کا خدشہ باقی نہیں رہا۔ اس لئے آپ کی نبوت کے مسئلہ پر نئے نئے خودساختہ اصولوں سے بحث چھیڑنا کسی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اس سے سوا تفرقہ پیدا کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں آپ ولی اللہ بھی ہیں اور امتی نبی بھی ہیں پر ولی اللہ امتی نبی نہیں ہوتا۔ مگر امتی نبی کا ولی اللہ ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ولی اللہ تھے۔

درخواست دعا

میرے محترم والد ملک عبدالرحمٰن صاحب کا لندن میں اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے میں ان احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ان کی شفایابی کے لئے اپنی دعاؤں میں ان کو یاد رکھا۔ اب ۱۲ کو انکا دوبارہ ڈاکٹری معائنہ ہوا ہے۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ بدستور محترم والد صاحب کی مکمل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تحریک جدید کے مالی نظام کا ایک نازک پہلو
اور
مخلصین کا فرض

از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال ربوہ

تحریک جدید کے مالی نظام کی بنیاد اشاعتِ اسلام سے محبت رکھنے والوں کی طوعی قربانی پر رکھی گئی ہے۔ حالانکہ تحریک جدید ایک مستقل تحریک ہے۔ اس الٰہی تحریک کو نافذ کرنے والے مقدس وجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنا فرمان ہے کہ:-

"تحریک جدید اس وقت تک ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے"

بایں ہمہ جب بعض افراد اس عظیم الشان تحریک پر ستائیس سال گذر جانے پر بھی اس میں شمولیت سے محروم نظر آتے ہیں تو ایسے دوستوں کے متعلق کوئی تسلی بخش وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ کیوں اپنے آپ کو اس نیکی سے محروم رکھتے ہیں۔ ایسے دوستوں کے ازدیادِ ایمان و عمل کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ارشاد نقل کرنا ہی کافی ہوگا حضور نے فرمایا

"ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئیگا"

اس مختصر سے نوٹ میں چونکہ مجھے تحریک جدید کے مالی نظام کا ایک نازک پہلو بیان کرنا مقصود ہے۔ اس لئے اس میں شمولیت کی بحث کو چھوڑتے ہوئے میں اپنے مضمون کی طرف عود کرتا ہوں۔

جیساکہ ابتداء ہی میں عرض کیا گیا ہے کہ یہ تحریک ایک مستقل تحریک ہے۔ لیکن اس کی بنیاد طوعی قربانی پر رکھی گئی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ وعدہ کنندگان کو ادائیگی رقوم کے سلسلہ میں سال کے آخر تک مہلت دے دی جاتی ہے۔ حالانکہ اخراجات کی اشد ضرورت سال کے پہلے حصہ میں ہوتی ہے۔ کیونکہ باہر کے ملکوں کے تبلیغی اخراجات شروع سال ہی میں مبلغین کرام کو بھجوانے زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں۔ گویا جس حصہ سال میں تحریک جدید کو رقم کی اشد

ضرورت ہوتی ہے وعدہ کنندگان اس عرصہ میں ادائیگی کے لئے قاعدہ کی رو سے مکلف نہیں کئے گئے۔ لیکن کیا کوئی مخلص جسے اشاعتِ اسلام کا کام جان سے بھی عزیز تر ہے۔ اس رعایت سے بلا عذر معقول فائدہ اٹھانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ جبکہ اسے یہ بھی پوری طرح معلوم ہو کہ پانی کی ضرورت کے وقت فصل کو پانی نہ دیا جائے تو اس فصل کا کیا حال ہوتا ہے؟ اس امر کی وضاحت میں کہ سال کے پہلے نصف میں چندہ ادا کر دینا تحریک جدید کی خاطر بارانِ رحمت ثابت ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تکرار کے ساتھ ارشاد فرما چکے ہیں کہ

"قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں"

اس لحاظ سے نومبر تا اپریل کا عرصہ سال کا وہ حصہ ہے جس میں تحریک جدید کی فصل کو اگر خاطر خواہ پانی میسر نہ آئے تو اس کا خوشکن نتیجہ معرضِ خطر میں پڑ جاتا ہے۔ ہمارے مجاہد بھائی جو ممالک غیر میں پھیلے ہوئے ہیں گونا گوں تکالیف میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور مرکز انگے حالت اضطرار میں رہتا ہے۔ نتیجۃً اصل مقصد یعنی اشاعتِ اسلام کے کام کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی لئے ہمارے اولوالعزم اور دوربین نگاہوں والے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نازک مقام کی حفاظت کے لئے احباب جماعت کو شروع ہی سے قرآن حکیم کی پرحکمت تعلیم فاستبقوا الخیرات (نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو) پر عمل کرنے کی بار بار تاکید فرمائی۔ پس جو مخلصین شروع سال میں ہی اپنے چندوں کی ادائیگی کا انتظام کرتے ہیں۔ وہ غیر معمولی خدمت دین بجالاتے ہیں اور وہ اپنی اس قربانی کے نتیجہ میں سابقون کہلاتے ہوئے ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ لہذا ان کے اسماء گرامی کی اشاعت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اسلام کی حکیمانہ تعلیم کے ماتحت ہم کسی مرحلہ پر بھی مایوسی کا شکار نہیں ہو سکتے اگر ظاہرا طور پر ہم میں سے بعض نے سابقون کا مقام حاصل نہیں کیا تو اس کا یہ نتیجہ نہ ہونا چاہیئے کہ وہ اس نیکی کو بھی ہاتھ سے کھو دیں جو کہ اب حاصل کی جا سکتی ہے۔

بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ

بعد میں دوڑنا شروع کرتے ہیں۔ لیکن منزل مقصود پر پہلے پہنچ جاتے ہیں یا کم از کم پیچھے رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتے پس ایسے دوستوں کے لئے اب بھی اپنا اخلاص اور اپنی قربانی صحیح رنگ میں کرنے کے لئے میدان کھلا ہے، جیساکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے، فرمایا

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے اگر تم درمیانہ میں شامل نہ ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

موضع چھنیاں

مؤرخہ ۳۱ اگست بوقت ۵ بجے تا ۷ بجے شام بمکان قریشی ولایت شاہ صاحب موضع چھنیاں متصل ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مبلغ مسقط نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی غلام رسول صاحب خطیب نے کی ازاں بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب نے پنجابی زبان میں نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابی" پر اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ روحانی انقلاب" پر اور صاحب صدر نے اسوہ رسول کے موضوع پر مدلل تقریریں کیں۔

علاوہ مقامی دوستوں کے کثیر تعداد میں ربوہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔ مقامی جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(منظور احمد شاکر بی اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھنیاں)

چک ۳۹ پنجوڑطنی

۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو چک ۳۹ پنجوڑطنی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ادا فرمائے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور ارد گرد کی جماعتوں سے پچاس کے قریب احمدی احباب آئے ہوئے تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب اور عزیز عطاء المجیب صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ بعدہٗ مکرم قاضی صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ کے قریب مبسوط تقریر فرمائی آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام واقعات کی رو سے بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر بڑی پُر اثر اور عام فہم تھی۔ غیر از جماعت دوستوں نے بڑی دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ جلسہ رات کے ۱۱ بجے بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(محمد صدیق مربی سلسلہ احمدیہ ضلع منٹگمری)

میانوالی

مؤرخہ ۲۴/۸/۶۱ بروز جمعرات بعد نماز مغرب کینال کالونی کے ایک گراس پلاٹ میں جماعت احمدیہ میانوالی کا ایک اجلاس بسلسلہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب نے سرانجام دیئے کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب نے ایک نعت سنائی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب ضلع (عبد الرحمٰن صاحب بھٹی) نے حضور سرورِ کائنات کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بچوں اور نوجوانوں کو وہ نصائح جو حضور سرورِ کائنات فرمایا کرتے تھے سنائیں اور ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی بعدہٗ خاکسار نے "نبیوں کا سردار" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد جناب صاحب صدر نے رسول پاکؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین پر زور دیا کہ وہ اسوہ رسولؐ کو اپنائیں۔

(فضل الرحمٰن قائد خدام الاحمدیہ میانوالی)

ہڑپہ

۲۶ اگست ۱۹۶۱ء کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ادا فرمائے تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی رحمۃ اللہ صاحب مربی اوکاڑہ اور عزیز عطاء المجیب صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام قرب اور آپؐ کے افاضہ روحانیہ کو تفصیل سے بیان کیا۔ آپ نے سامعین کو غلبہ اسلام کے لئے متحد ہو کر کام کرنے کی اپیل کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین کی رات کے گیارہ بجے جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع منٹگمری)

پیر محل ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ پیر محل ضلع لائلپور نے مؤرخہ یکم ستمبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبیؐ کا انتظام کیا جس میں شہر کے معززین کے علاوہ ہر طبقہ کے لوگ شریک تھے۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لائلپور مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور صفات پر تمام فہم رنگ میں ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی حاضرین نہایت دلچسپی سے آخر تک تقریر سنتے رہے اور ساڑھے ۱۰ بجے دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ (چوہدری علم دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیر محل)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۱۸۳ پر فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ زکوٰۃ یا صدقہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔ ان کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ بڑھتا ہے۔ اور ان کا فائدہ خود لوگوں کو ہی پہنچتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون ۝ (سورہ روم۔ ع ۴۔) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ وہی اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہوتے ہیں۔"

(ناظر بیت المال ربوہ)

قرارداد تعزیت

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ جڑانوالہ دل کی گہرائیوں کے ساتھ اپنے امیر جماعت محترم ڈاکٹر محمد انور صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد انور صاحب ۱۳ و ۱۴ سال تک جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے ہیں وہ اپنوں میں مقبول اور غیر از دوستوں میں ہر دلعزیز تھے۔ ہم دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل ارزانی فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان کی ساری اولاد کا خود کفیل بنے۔ نیز ان کے انتقال پر ملال سے مقامی جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اسے اپنے فضل سے بوجہ احسن پر فرمائے۔

(خاکسار برکت علی لائق قائمقام امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

ضروری اطلاعات

۱۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سینٹر کوئٹہ } یکسالہ سرٹیفکیٹ ان کامرس کلاس۔ سٹینو گرافر و اکاؤنٹنٹ گروپس بک کیپنگ شارٹ ہینڈ۔ ٹائپ رائٹنگ و آفس روٹین۔ شرط۔ میٹرک۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵/۹/۶۱ تک بنام آفیسر انچارج گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سینٹر کوئٹہ (پ۔ ٹ ۹/۶۱)

۲۔ امتحان مقابلہ۔ ویسٹرن ٹیلی کمیونیکیشنز ریجن } بتاریخ ۲۴ و ۲۵/۱۰/۶۱۔ کیڈرز (۱) ٹیلی فون اوپریٹرس (۲) ٹیلی گرافسٹ (۳) ٹیلی گرام انجینئرنگ کلرکس (۴) ٹیلی گراف کلرک

شرائط: میٹرک۔ عمر بروز امتحان ۱۷ تا ۲۵۔

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۴/۹/۶۱ تک بشمول پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپیہ بنام اسسٹنٹ جنرل مینیجر ٹیلی کمیونیکیشنز ناردرن ریجن ویسٹ پاکستان (پ۔ ٹ ۹/۶۱)

۳۔ امتحان سرٹیفکیٹ آف کمپی ٹنسی ٹو الیکٹرک سپروائزرس ۱/۱۰/۶۱ تا ۵/۱۰/۶۱ لاہور میں۔ تحریری پرچے ۳/۱۰/۶۱ کو شرائط: عمر ۲۱ یا زائد

درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول رسید خزانہ ۲۵/- روپے ۲۳/۹/۶۱ تک بنام پریذیڈنٹ ایڈوائزری کمیٹی اینڈ چیف الیکٹرک انسپکٹر ٹو گورنمنٹ ویسٹ پاکستان (پ۔ ٹ ۹/۶۱)

۴۔ اپر ڈویژن کلرکس } ابتدائی تنخواہ ۹۲/-۱ گریڈ ۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲-۱۷۵-۱۰ ۲۲۵ الاؤنسز علاوہ

شرائط: گریجوایٹ۔ عمر ۱۵/۹/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵۔

درخواستیں۔ معرفت دفتر روزگار ۱۵/۹/۶۱ تک بنام آڈیٹر پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور (پ۔ ٹ ۶/۹/۶۱)

۵۔ جونیئر کلرک نیشنل بنک آف پاکستان } تنخواہ ۸۵-۵-۱۳۰-۷-۲۰۰۔ الاؤنسز علاوہ۔ گریجوایٹ کو ۱۵/- ماہوار سپیشل پے۔

شرائط: میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ سکونت ڈویژن پشاور۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ راولپنڈی ملتان۔ بہاولپور و سرگودھا۔

درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۱۵/۹/۶۱ تک (پ۔ ٹ ۹/۶۱ ۳)

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سٹالن گراڈ کے مشرقی علاقہ میں روس کا چوتھا ایٹمی دھماکہ

نیا روسی دھماکہ ہلکے درمیانی درجہ کا تھا امریکی ایٹمی توانائی کمیشن کا اعلان

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے بدھ کے روز ایک اور ایٹمی دھماکہ کیا ہے۔ اس طرح اب روس کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔ روس نے یہ چوتھا ایٹمی دھماکہ کل صبح سٹالن گراڈ سے مشرق کی جانب واقع کسی علاقہ میں کیا ہے۔

ایٹمی توانائی کمیشن نے بتایا ہے کہ یہ نیا روسی دھماکہ ہلکے درمیانی درجہ کا تھا۔ گذشتہ جمعہ کے بعد جب روس نے دوبارہ ایٹمی تجربے شروع کرنے کا اعلان کیا تھا یہ چوتھا دھماکہ ہے۔ سٹالن گراڈ دریائے والگا پر روس میں واقع ہے۔ یہ روسی جمہوریہ قازقستان کی مغربی سرحد سے ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس مقام کے قریب ہے۔ جہاں پچھلے ایٹمی دھماکے ہوئے تھے۔

واشنگٹن کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے روس نے قازقستان میں سیمی پالٹنسک کے نزدیک جو ایٹمی تجربات کئے ہیں اس سے پیدا ہونے والے تابکار غبار کا شمالی حصہ الاسکا تک پہنچ گیا ہے۔ امریکہ کے محکمہ صحت عامہ کے سرجن ڈاکٹر ایل ایل ٹیری نے کہا ہے کہ اس سے آبادی کی صحت کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہرحال تابکاری کی نگرانی کے پروگرام پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے تاکہ روسی تجربات سے پیدا ہونے والے تابکار غبار کے اثرات کے متعلق مکمل معلومات حاصل کی جا سکیں۔

امریکہ کے وزیر صحت۔ تعلیم اور بہبود ابراہام ربیکوف نے بدھ کے دن اس بات کا اعلان کرتے ہوئے اطلاع دی ہے . . . . کہ منگل کے دن انکریج میں ہوا کے جو نمونے لئے گئے ہیں اس میں فی مکعب میٹر ہوا میں تابکاری کی سطح سات مائیکرو مرکو ریج پائی گئی ہے۔

ایک سو بیس ۱۲۰ مظاہرین گرفتار

لندن ۸ ستمبر۔ امریکہ کی طرف سے دوبارہ ایٹمی تجربے شروع کرنے کے فیصلہ کے خلاف بدھ کے روز یہاں امریکی سفارت خانہ کے سامنے قریباً دو سو افراد نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ لندن پولیس نے مظاہرین میں سے ایک سو بیس کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے صرف ساٹھ مظاہرین کو حراست میں لیا تھا۔ لیکن اس کے بعد ہجوم غصہ میں آ کر مشتعل ہو گیا۔ چنانچہ پولیس نے مزید ساٹھ مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ اور ان سب کو تھانہ میں لے گئی مظاہرین نے منتشر ہو جانے سے انکار کر دیا تھا وہ سفارت خانہ کے سامنے زمین پر بیٹھ گئے

دس روز پہلے جب روس نے دوبارہ ایٹمی تجربے شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تو اس وقت بھی قریباً اتنے ہی افراد نے روسی سفارت خانے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ بدھ کے روز امریکی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کرنے والوں میں سے دو افراد پولیس کا حلقہ توڑ کر سفارت میں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے برطانیہ کے نامور مفکر برٹرینڈ رسل کا ایک خط سفارت خانہ کے حکام تک پہنچایا

وزیر قانون کا کراچی میں دورہ

راولپنڈی ۸ ستمبر۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم سرکاری دورہ پر ۹ ستمبر کو بذریعہ خیبر میل کراچی روانہ ہوں گے۔ وہ ۱۴ ستمبر کو بذریعہ تیز گام راولپنڈی واپس آجائیں گے۔

مڈل سکول امتحان کے داخلہ فارم جاری کر دئیے گئے

لاہور ۸ ستمبر۔ . . سکول امتحان کے لئے داخلہ کے فارم جاری کر دئے گئے امتحان میں شامل ہونے کے خواہشمند طلبہ یہ فارم رجسٹرار شعبہ امتحانات دفتر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم لاہور ڈویژن لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔ رجسٹرار کو داخلہ کے فارم بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ فیس داخلہ جمع کرنے کی صحیح مد ۳۶ اے ایجوکیشن جنرل متفرقات فیس امتحان ہے اس امتحان کے نتیجہ کا نوٹیفکیشن حاصل کرنے کے لئے ہر سکول کو پانچ روپے پیشگی "۱۱ے سٹیشنری و پرنٹنگ سیل گزٹ و دیگر مطبوعات" کی مد میں جمع کرنے چاہئیں۔

"ہم نے انتہائی افسوس کے ساتھ ایٹمی تجربات شروع کئے ہیں" خروشیف

جرمنی کے مسئلہ پر مغربی اور اشتراکی ملکوں میں گفت وشنید کی تجویز کا اعادہ

ماسکو ۸ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف سے پھر ملاقات کی۔ مسٹر خروشیف نے کل رات پنڈت نہرو کے اعزاز میں دعوت دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم روس نے جرمنی کے مسئلہ پر مغربی اور اشتراکی ملکوں میں گفت وشنید کے لئے اپنی تجاویز کا اعادہ کیا۔

مسٹر خروشیف نے کہا جن ملکوں نے جرمنی کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا۔ ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جرمنی سے معاہدہ امن کے لئے کوئی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کریں اس طرح مغربی برلن کی صورتِ حال بھی معمول پر آجائے گی۔" مسٹر خروشیف نے کہا کہ جرمنی کے بارے میں روس نے جو تجاویز پیش کر رکھی ہیں۔ ان سے مغربی طاقتوں کے مفادات کو کوئی زک نہیں پہنچی۔

مسٹر خروشیف نے کہا۔ ہم نے انتہائی افسوس اور دکھ کے ساتھ ایٹمی تجربات پھر شروع کئے ہیں۔ میری حکومت کو یقین کامل ہے کہ ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے سے تیسری عالمگیر جنگ روکنے میں مدد ملے گی۔" ہم ایسی جنگ روکنے اور عالمی ترک اسلحہ کا نصب العین حاصل کرنے کی مسلسل جدوجہد کریں گے۔ اگر عالمی صورتِ حال کا دارومدار محض روس کے طرز عمل پر ہوتا تو جنگ کا خطرہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر خروشیف کی مذکورہ تقریر سے پہلے پنڈت نہرو اور گھانا کے صدر نکروما نے بلغراد کانفرنس کی طرف سے وزیر اعظم روس کو یہ اپیل دی تھی جس میں مسٹر خروشیف اور صدر کینیڈی پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قیام امن کے لئے باہم گفت وشنید کریں

بیشتر افغان افسر کابل روانہ ہو گئے

کراچی ۸ ستمبر۔ افغان سفارت خانہ کے بیشتر افسر کل ایک افغان طیارہ میں کابل واپس چلے گئے۔ افغان سفارت خانہ نے یہ بتانے سے معذوری کا اظہار کیا کہ سفارتی تعلقات ختم ہو جانے کے بعد پاکستان میں حکومت افغانستان کے مفادات کی نمائندگی کون کرے گا۔ افغانستان اور پاکستان کے سفارتی تعلقات پرسوں ختم ہوئے تھے۔

عالمی بنک کے ماہر کراچی میں

کراچی ۸ ستمبر۔ عالمی بنک کے دو اقتصادی ماہر مسٹر رابرٹ سادو اور شنگاہری نکامشی آج صبح یہاں پہنچے ہیں۔ وہ یہاں منصوبہ کمیشن کے حکام کے ساتھ عالمی بنک کے مشیر معاشیات کی بات چیت میں حصہ لیں گے جو دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کے دوران میں زر مبادلہ کی ضروریات سے متعلق ہو گی۔

پٹنہ :۔ ۸ ستمبر گذشتہ مئی سے وبا نک ہیضہ اور چیچک سے چار ہزار تین سو چھیاسٹھ افراد ہلاک ہوئے

درخواستہائے دعا

(۱) میں غریب عیالدار محتاج ایک بہت لمبے عرصہ سے بیمار ہوں۔ میرا جسم پھول گیا ہے۔ جوڑوں میں درد بھی ہوتی ہے۔ دل کی غشی کے بھی دورے پڑتے ہیں۔ سانس بھی پھول جاتا ہے۔ درد گردہ بھی ہوتی رہتی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور میری بیوی بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ . . . . . ۔ میری عاجزانہ طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان و احباب جماعت سے التجاء ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور تمام مشکلات سے نجات بخشے آمین۔ (عبدالرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵ مکان نمبر ۱۸۸ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۲) خاکسار کے والد محترم محمد ظہور خانصاحب پٹیالوی ایک ماہ سے بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہیں اور کمزوری دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ دل کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ باوجود علاج کے ابھی آرام نہیں آیا۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (منظور احمد خان دارالصدر شرقی)

(۳) برادرم مستری محمد الدین صاحب درویش نے قادیان سے اطلاع دی ہے کہ ان کے لڑکے وحید الدین کا ۱۲ ستمبر کو بٹالہ ہسپتال میں اپریشن ہونا ہے۔ ان کے بچے کو پیشاب کی بندش کی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد تبسم کارکن دفتر امور خارجہ ربوہ)

کراچی کے احباب

روزنامہ الفضل کا پرچہ سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال مگزین لین کراچی سے حاصل کریں + (مینجر)

مرغیوں کے ٹیکے

$\frac{9}{61}$ ۱۱ پیر اور $\frac{9}{61}$ ۱۵ جمعہ کو مرض رانی کھیت کے ٹیکے مرغیوں کو لگانے کا انتظام کیا گیا ہے احباب فائدہ اٹھائیں۔

ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر

دار الرحمت غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴